

سیریل نمبر	29179	نام	کلمیم اللہ	مطلوب عمومی
تاریخ	8/23/2016	پتہ	ڈیرہ اسماعیل خان	
رابطہ نمبر		موضوع	احکام طلاق	
ای میل		کاتب	مفتی عبدالوہاب	

ایک عورت کا خاوند جو کہ انتہائی ظالم انسان ہے بقول اس عورت کے اس کو تین طلاق دے چکا ہے پھر بھی عورت کو مجبور کر کے اپنے پاس رکھ رہا ہے اس عورت کی تین بچیاں ہیں جس کی وجہ سے مجبور ہے اس شخص کا عدالت میں بھی اثر و رسوخ ہے جبکی وجہ سے وہ کورٹ نہیں اب اس عورت کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

سوال میں ذکر کردہ وضاحت اگر درست اور حقیقت پر مبنی ہو اس طور پر کہ شخص مذکور نے اپنی بیوی کو واقعہ صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں تو اس سے شخص مذکور کی بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغالطہ ثابت ہو چکی ہے اور نکاح ختم ہو چکا ہے، اب رجوع بھی نہیں ہو سکتا اور حلالہ شرعیہ کے بغیر دوبارہ باہم عقد نکاح بھی نہیں ہو سکتا، لہذا دونوں پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کریں، ورنہ وہ دونوں سخت گناہ گار ہوں گے۔

واضح ہو کہ تین طلاق کے بعد شخص مذکور کا بیوی کو مجبور کر کے اپنے پاس رکھنا اور میاں بیوی والے تعلقات رکھنا شرعاً گناہ کبیرہ اور ناجائز و حرام ہے، اس کی وجہ سے وہ سخت گناہ گار ہو رہا ہے، عورت پر بھی لازم ہے کہ حتی الامکان شوہر کو اپنے قریب آنے سے روکے اور اگر واقعہ عدت کے دوران گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو مذکور عورت اپنے والدین کے گھر چلی جائے اور وہاں اپنی عدت پوری کر لے، اس کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنے میں وہ آزاد ہے۔

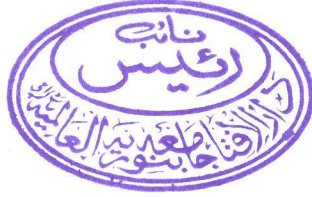
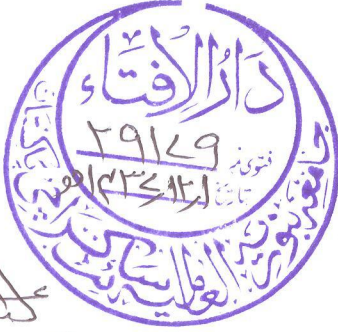
﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَيْثُ تَتَّكِمَ زَوْجَانِغَيْرَهُ﴾ [البقرة: 230]

ففي عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ومن ذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم من سلف الأوزاعي والنخعي والثوري وأبو حنيفة وأصحابه ومالك وأصحابه ومالك وأصحابه والشافعي وأصحابه وأحمد وأصحابه وإسحاق وأبو سورو وأبو

عبید و آخرون کثیرون عل أن من طلق امرأته ثلاثا وقعن ولكنه یأثم. (14/236)..... واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد الوہاب عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
1437/11/28ھ

الجواب
بندہ نادر جان عماد فقہ عظیم
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ



۱۶-۹-۴